سوال

(514) پیشہ وکالت جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید ہمیشہ وکالت کو انجام دیتا ہے. بکر اس پر یہ الزام دیتا ہے کہ پیشہ وکالت کی مذہباً سخت ممانعت ہے بلکہ حرمت کی حد تک پہنچ جاتی ہے لہذا ترک کر دیا جائے۔

پس ایسی صورت میں بروئے قرآن وحدیث شریف آیا فی الواقع پیشہ وکالت بموجب قول بکر مذہباًنا جائز وقابل ترک ہے؟ اگر ہے تو کس شرط کے ساتھ اگر نہیں ہے تو کس طرح؟ بصرات و تفصیل اس فتوے کو اخبار اہلحدیث میں شائع فرما کر آپ عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں، (خریدار نمبر ۲۹۶۶)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پیشہ وکالت کی دو حیثیتیں ہیں اصل منصب کے لحاظ سے تو جائز کاموں میں وکالت جائز ہے الاان مقدمات میں جن میں قانون کی خلاف شریعت ہے مثلا دیوانی میں میعاو قرضہ یا فوجداری میں شراب، خمر اور زنا کا جواز ایسے مقدمات میں بپابندی قانون پیروی کرنا بھی خلاف شریعت ہے حق یہ ہے کہ طریق عمل نے اس پیشہ کو بہت کچھ موردالزام بنایا ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں نہ مناسب ہے اگر درخانہ کس است + یک حرف بس است۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 469

محدث فتویٰ